درس

سیرت

ابو بنتین محمد فراز عطاری مدنی عفی عنہ

+92-3212094919

تمہید

اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کو محفوظ رکھنے کا ایک سبب یہ بھی بنایا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایسا کمال کا حافظہ عطا فرمایا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جو انداز دیکھتے اس پر عمل کرتے، تکرار کرتے، آگے بیان کرتے اور تحریر کرنے کی بھی صورت ہوتی، اگرچہ باقاعدہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریر میں لانے کا کام کچھ بعد میں شروع ہوا لیکن اس کی شروعات صحابہ کرام کے اسی انداز سے ہوئی۔

بعد میں علماء دین نے اپنے انداز میں مختصر و بڑی کتابیں تحریر فرمائیں، ان کتابوں میں ایک کتاب زمانہ قریب کے عظیم بزرگ شاہ عبد الحق محدث دہلوی کی مستند کتاب مدارج النبوہ بھی ہے، میں نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو چونکہ تلخیص کرنے کا مجھے شوق ہے اور یہ احساس بھی ہے کہ بد قسمتی سے فی زمانہ لوگ بڑی بڑی اسلامی کتابیں نہیں پڑھ پاتے، لہذا ذہن بنایا کہ جو مطالعہ کیا جائے اس کی قسط وار تحریر بنا کر سوشل میڈیا پر چلائی جائے تاکہ مختصر اور جامع تحریر لوگ پڑھ کر استفادہ کریں، شوق بھی باقی رہے اور سب سے اہم بات اپنے نبی پاک ﷺ کی سیرت سے واقف ہوں، لہذا جب تک موقع ملا اس کی تحریر بنائی اور اب کسی کے کہنے پر اس کی پی ڈی ایف بنوائی ہے تاکہ تمام قسطوں کا ایک جگہ مطالعہ ہو سکے، یہ بات تو بزرگان دین بھی لکھ چکے ہیں کہ ہم تو صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ثنا خوانوں میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں، لہذا میں بھی بڑوں کے انداز پر چلتے ہوئے یہی عرض کرنا چاہتا ہوں ورنہ میں تو ایک ادنی سا شخص ہوں جسے علم کا عین بھی حاصل نہیں، اللہ پاک قبول فرما لے۔

حسن خِلقت جمال صورت

آنکھ مبارک

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی آنکھ مبارک بڑی اور بھنویں لمبی تھیں۔

بڑی آنکھوں سے مراد تنگ اور باہر نکلی ہوئی نہ تھیں بلکہ متوسط تھیں

ایک حدیث پاک میں اشکل العینین یعنی سفیدی میں سرخی لئے ہوئے تھیں

ایک روایت میں اکحل العینین یعنی بغیر سرمہ لگائے قدرتی سرمہ لگی آنکھیں تھیں۔

بینائی مبارک

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رات کی تاریکی میں بھی ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا دن کی روشنی میں۔

آپ ﷺ کی نظر مبارک شرم و حیاء کی وجہ سے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی البتہ انتظار وحی میں آسمان کی طرف بھی نظر اٹھاتے تھے۔

آپ ﷺ حیا و وقار کی وجہ سے آنکھ کے کنارہ سے نظر فرماتے لیکن جب کسی کی طرف التفات فرماتے تو مکمل توجہ فرماتے محض گردن مبارک گھمانے سے بچا کرتے تھے نیز آپ کی نظر سامنے اور پیچھے ایک طرح تھی۔

سماعت مبارک

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں ان آوازوں کو سنتا ہوں جن کو تم نہیں سن سکتے"

پیشانی مبارک

حضرت علی رضی اللہ عنہ پیشانی مبارک کی تعریف میں فرماتے ہیں **واضح الجبین** یعنی کشادہ پیشانی تھی

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر جب شکن پڑتی تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کے ٹکڑے کی طرح چمکنے لگتا۔

آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر قدرتی طور پر نورانی چمک تھی۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی حسین منظر کو دیکھ کر یہ کہا کہ

جب اندھیری رات میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی مقدس پیشانی ظاہر ہوتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جس طرح رات کی تاریکی میں روشن چراغ چمکتے ہیں

بھنویں مبارک

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **مقرون الحاجبین** بھنویں ملی ہوئی تھیں یعنی اس قدر متصل تھیں کہ دور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں

بھنویں مبارک دراز باریک اور گھنے بال والی تھیں۔

ناک مبارک

بلند اور خوبصورت دراز تھی جس پر ایک نور چمکتا تھا

دہن(منہ)مبارک

آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا منہ مبارک فراخ اور دانت کشادہ اور روشن تھا۔جب گفتگو فرماتے تو دونوں اگلے دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا تھا اور جب اندھیرے میں مسکراتے تو دندان مبارک کی چمک سے روشنی ہو جاتی تھی۔

(ملخصا:مدارج النبوت)

چہرہ مبارک

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:"رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر حسین میں نے کسی چیز کو نہ دیکھا"

بخاری شریف میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا چہرہ انور چاند کی طرح تھا۔

ایک روایت ہمدانی عورت سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند تھا کہ ایسا نہ میں پہلے کبھی دیکھا نہ بعد میں۔

چاند چونکہ اپنے نور سے آنکھوں کو ٹھنڈک و راحت بخشتا ہے اور اسکو دیکھنے سے لذت حاصل ہوتی ہے اسی وجہ سے چہرہ انور کو چاند سے تشبیہ دی گئی ورنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی حقیقت کو رب تعالی کے علاوہ کون جان سکتا ہے؟

لعاب دہن شریف (تھوک مبارک)

آپ ﷺ کا تھوک شریف بیماروں اور زخمیوں کیلئے شفاء کامل تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے آشوب میں تھوک شریف لگانے سے آنکھیں پہلے سے زیادہ روشن ہو گئیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کنویں میں جب لعاب ڈالا تو مدینہ شریف میں اس سے زیادہ کوئی کنواں میٹھا نہ تھا

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں سانپ کے کاٹے کا اثر اسی مبارک تھوک کے سبب جاتا رہا۔

تبسم مبارک

حضور علیہ الصلوۃ والسلام قہقہ نہ لگاتے بلکہ ہمیشہ مسکراتے کہ آپ کے مسکرانے سے دیواریں روشن ہو جاتیں اور آپ کے دانت مبارک کا نور سورج کی شعاعوں کی طرح جلوہ افروز ہوتا۔

آواز مبارک

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بہت پیاری اور سب آوازوں سے زیادہ میٹھی تھی۔جہاں تک کسی کی آواز نہ پہنچتی تھی وہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی آواز مبارک بے تکلف پہنچ جایا کرتی تھی۔

(ملخصا: مدارج النبوت ج 1)

بیان جوامع الکلم

حضور علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:"مجھے جوامع الکلم دیا گیا اور میرے لئے کلام کو مختصر کیا گیا۔

جوامع الکلم سے مراد کلام الفاظ کے اعتبار سے قلیل مگر معنی کے اعتبار سے کثیر ہو۔

چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔(اس حدیث پاک کو بعض نے علم دین کا تہائی بعض نے نصف قرار دیا)۔

دین سارا کا سارا خیر خواہی ہے۔

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

حیاء ساری کی ساری بھلائی ہے۔

علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے

موئے (بال) مبارک

آقا ﷺ کے بال مبارک نہ گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ دونوں کے درمیان تھے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔

داڑھی شریف میں بکثرت بال تھے۔اور آخر عمر تک سر اور داڑھی کے بال مبارک سیاہ رہے بیس سے زیادہ سفید نہ ہوئے۔

ہاتھ مبارک

مقدس ہتھیلیاں چوڑی، پر گوشت، کلائیاں لمبی، بازو دراز اور گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کسی ریشم کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم و نازک نہ پایا۔ (بخاری)

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے میرے رخساروں پر ہاتھ پھیرا تو ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی جیسے آپ نے ابھی عطر والے کی ڈبیہ سے ہاتھ نکالا ہے۔

وائل بن حجر کہتے ہیں میں جب بھی حضور علیہ الصلوۃ و السلام سے مصافحہ کرتا ہوں تو میرا ہاتھ آپ کے جسم سے مس ہونے کی وجہ سے ایسا خوشبودار ہوجاتا ہے کہ میں تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا ہوں اور میں اس سے مشک سے بہتر خوشبو پاتا رہتا ہوں۔

پسینہ کی خوشبو

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ہر ایک خوشبو خواہ مشک ہو یا عنبر سونگھی ہے لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ کوئی خوشبودار نہ تھی۔

ایک دلہن کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا پسینہ شریف مَلا گیا تو سارا مدینہ شریف اسکی خوشبو سے مہک گیا اور اس گھر کا نام ہی خوشبو کا گھر رکھ دیا گیا۔

صحابہ کرام آقا ﷺ کے پسینے شریف کی خوشبو سے آپ کو تلاش کیا کرتے۔

قضائے حاجت وبول مبارک

جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین میں شگاف پڑ جاتا زمین بول و براز مبارک اپنے اندر سمو لیتی اور اس جگہ ایک خوشبو پھیل جاتی۔آپ کے براز شریف کو کسی نے نہ دیکھا اور نہ دیکھا جا سکتا ہے۔

انبیاء کرام کا بول و براز شریف امت کے حق میں پاک ہوتا ہے۔لہذا بول مبارک کو بعض صحابہ کرام نے پیا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے انھیں بیماری سے امن کی بشارت عطا فرمائی۔اسی طرح آقا علیہ الصلوۃ و السلام کے خون مبارک کو بھی صحابہ نے پیا اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے امراض سے حفاظت کا مژدہ سنایا۔

(ملخصا:مدارج النبوت/سیرت مصطفی)

اخلاق عظیمہ وصفات کریمہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محاسن اخلاق کے تمام گوشوں کے جامع تھے۔یعنی حلم و عفو رحم و کرم عدل و انصاف جود و سخا ایثار و قربانی مہمان نوازی شجاعت صبر و قناعت نرم گفتاری ملنساری غمخواری سادگی تواضع و انکساری حیاداری کی اتنی بلند منزلوں پر فائز تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے ایک جملے میں اسکی صحیح تصویر کھینچتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تعلیم قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ ﷺ کے اخلاق تھے۔

حلم اور عفو

جنگ احد میں کفار نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو شدید تکلیف پہنچائی مگر آپ ﷺ نے صبر و عفو کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا

"اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے اس لئے کہ وہ مجھے جانتے نہیں"

لیکن یہ صبر و عفو اپنی ذات شریف کے معاملے میں تھا لیکن جب کفار نے غزوہ احزاب میں نماز سے روک دیا تو ان کے خلاف دعا کی "یااللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے"

ابن سعنہ یہود کے عالم تھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام میں نبوت کی ساری نشانیاں دیکھ چکے تھے مگر حلم و بردباری کا امتحان لینا باقی تھا۔انھوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ سخت لہجہ سے بات کی لیکن حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے انکے ساتھ انتہائی نرمی کا انداز اختیار فرمایا جسکو دیکھ کر وہ مسلمان ہوگئے۔

چند واقعات ایسے ملتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کہیں تشریف لے جا رہے ہوتے تو اعرابی آجاتے اور گردن شریف میں موجود چادر کو اس طرح کھنچتے کہ گردن مبارک پر خراش آجاتی اور وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مال وغیرہ کا مطالبہ کرتے لیکن حضور ﷺ سختی نہ فرماتے بلکہ کمال حلم و عفو سے مسکراتے اور مال عطا فرماتے۔

تواضع

اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار عطا فرمایا کہ بادشاہوں والی زندگی پسند فرمائیں یا بندہ بن کر زندگی گزاریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ ہوکر زندگی گزارنے کو پسند فرمایا۔

حضور ﷺ سواری پر اپنے خادموں کو بھی ساتھ بٹھا لیا کرتے، غلاموں کی دعوت کو قبول فرمالیا کرتے، مسکینوں کی بیمار پرسی اور فقراء کے ساتھ بیٹھ جایا کرتے۔

فتح مکہ کے دن تواضع کی ایسی تجلی نمودار ہوئی کہ آپ ﷺ اونٹنی کی پیٹھ پر اس طرح سر جھکائے ہوئے تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک کجاوہ کے اگلے حصہ کو چھو رہا تھا۔ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے بلکہ اب بھی روضہ انور کی زیارت کرنے والوں کو سلام فرماتے ہیں اور اللہ کے مقرب بندے اس سلام کو سنتے ہیں۔

اسکے علاوہ حضور ﷺ اپنے اوراہل خانہ کے کام کاج کرتے اس کے واقعات آپ سنتے رہتے ہیں۔

حسن معاشرت

آقا علیہ الصلوۃ والسلام اپنے اصحاب، احباب ازواج رشتہ دار پڑوسیوں ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ فرماتے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کیساتھ مسابقت (دوڑ) فرمائی تو حضرت عائشہ کو آگے نکلنے کا شرف بخشا پھر کچھ عرصہ بعد مسابقت میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام آگے نکل گئے تو فرمایا یہ اسکا بدلہ ہوگیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ دس سال حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہے مگر کبھی حضور علیہ الصلوۃ السلام نے نہ کبھی ڈانٹا نہ جھڑکا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ یہ کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

(ملخصا: مدارج النبوت/سیرت مصطفیٰ)

اخلاق عظیمہ وصفات کریمہ

جودوسخاوت

حدیث پاک میں ہے: "اللہ سب سے بڑا جواد ہے پھر میں بنی آدم میں سب سے بڑھ کر جواد ہوں اور میرے بعد بنی آدم میں وہ شخص جواد ہے جو علم سکھائے اور اسکو پھیلائے۔"

ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں "حضور علیہ الصلوۃ والسلام تمام انسانوں سے زیادہ بڑھ کر سخی تھے"

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی بھی کسی بڑی سے بڑی چیز کا سوال کرنے والے کو بھی لا(نہیں) کا لفظ نہ فرمایا"

اسی وجہ سے کسی شاعر نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات کے علاوہ کبھی لا نہیں کہا اگر التحیات میں لا نہ ہوتا تو آپ اسکی جگہ بھی نعم (ہاں) ہی فرماتے۔

یہاں کلمہ لا نہ فرمانے سے بخل کی نفی ہے نہ یہ کہ کلمہ لا کبھی کسی اور مقصد کیلئے بھی زبان سے ادا نہ ہوا۔

ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اتنا عطا فرمایا کہ وہ اٹھا نہ سکے۔

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور انکے دو بیٹوں کو الگ الگ چالیس اوقیہ چاندی اور سو سو اونٹ عطا فرمائے۔

شجاعت

حضور علیہ الصلوۃ و السلام سب سے بڑھ کر بہادر تھے۔بعض شدت کے موقعوں پر جہاں دلیروں کے قدم لڑکھڑا گئے وہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام ثابت رہتے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے صحابی بھی فرماتے ہیں جب لڑائی خوب گرم ہوجاتی اور جنگ شدت اختیار کرجاتی تو ہم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو تلاش کرکے آپ کے پہلو میں آکر اپنا بچاؤ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں سے قریب ہوکر جنگ فرماتے اور ہم میں سب سے زیادہ بہادر وہ شخص شمار ہوتا جو جنگ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے قریب ہو کر دشمنوں سے لڑتا۔

طاقت

حضور علیہ الصلوۃ والسلام بے حد طاقتور تھے۔صحابہ کرام غزوہ احزاب کے موقع پر جب خندق کھود رہے تھے ایک ایسی چٹان ظاہر ہوئی جو کسی سے بھی نہ ٹوٹ سکی لیکن جب آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے اس پر پھاوڑا مارا تو وہ بکھر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔

عرب کے بڑے بڑے پہلوانوں سے آپ کشتی فرماتے تو انکو ہمیشہ پچھاڑ دیتے۔

(ملخصا:مدارج النبوت)

اخلاق عظیمہ وصفات کریمہ

حیاء مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاء کی یہ شان تھی کہ کسی کے چہرے پر بھرپور نظر نہ ڈالتے تھے۔اگر کسی میں ناپسندیدہ بات پاتے تو یہ نہ فرماتے کہ فلاں شخص ایسا کرتا ہے بلکہ اس طرح فرماتے کہ اس قوم کی کیا حالت ہوگی جو ایسا کرتی ہے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ والصلوۃ والسلام نہ فحش گو تھے اور نہ کسی کو برا کہتے اور نہ اونچی آواز سے گفتگو فرماتے نہ بازاروں میں شور مچانے والے تھے برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف فرما دیا کرتے۔

وعدہ کی پابندی

ایفاء عہد درخت اخلاق کی ایک بہت ہی اہم اور نہایت ہی ہری بھری شاخ ہے اس میں بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم بے مثال ہے۔

ایک شخص کا بیان ہے میں نے اعلان نبوت سے پہلے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے کچھ سامان خریدا اور کہا آپ ٹھریئے میں رقم لے کر آتا ہوں آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے اس جگہ رکنے کا وعدہ فرما لیا میں گھر آکر بھول گیا اور تین دن بعد مجھے یاد آیا جب میں رقم لے کر ادھر پہنچا تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام اسی جگہ تشریف فرما ہیں اور میرا انتظار کر رہے ہیں اور مجھے دیکھ کر پیشانی پر بل تک نہیں آیا اور اسکے علاوہ

مجھے کچھ نہ کہا کہ اے نوجوان تم نے تو مجھے مشقت میں ڈال دیا کیونکہ میں اپنے وعدہ کے مطابق تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

رحمت

آپ ﷺ کی رحمت عامہ تمام عالم کیلئے ہونے کا تو قرآن اعلان فرماتا ہے اور خاص مومنین کیلئے کمال مہربان ہونے کا مژدہ سناتا ہے۔چند مثالوں پر اکتفاء کرتا ہوں۔

امت کے مشقت میں پڑ جانے کی وجہ سے مسواک کو ہر نماز کیلئے لازم قرار نہیں دیا۔

عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر نہ کرنا رحمت ہی کی بنا پر تھا۔

ہر سال حج کو فرض قرار نہیں دیا اور فرمایا کہ اگر میں ہاں کردیتا ہو ہر سال فرض ہوجاتا پھر تم نہ کر پاتے۔

50 نمازوں کو 5 کروا کر 50 کا ثواب دلایا۔

حشر میں بھی اس رحمت کے نظارے ہونگے۔

میزان پر تشریف فرما ہوکر اعمال کی کمی کو پورا فرمائیں گے

پل صراط پر رب سلم کی دعائیں فرمائیں گے

حوض کوثر پر پیاسے امتیوں کو بھر بھر کر جام پلائیں گے

اللہ اکبر! کیسے رحمت والے ہیں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم۔کاش ہم بھی امتی ہونے کا حق ادا کریں۔اپنے ظاہر باطن کو سنتوں کے سانچے میں ڈھال لیں۔

(ملخصا:سیرت مصطفی/مدارج النبوت/تفسیر ایۃ رحمۃ للعالمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے مشترکہ اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے کچھ خاص فضائل کا بیان

یہ یاد رہے کہ نبی ہونے میں تمام انبیاء برابر ہیں البتہ کمالات اور خصوصیات میں فرق ہے بعض بعض سے اعلی ہیں اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلی ہیں۔

اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا لیکن در حقیقت وہ سجدہ نور مصطفی ﷺ کے سبب سے تھا جو آدم علیہ السلام کی پیشانی پر روشن تھا۔

فرشتوں کا سجدہ ایک بار تھا مگر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں کا درود جاری و ساری ہے اور رہیگا۔

سجدہ صرف فرشتوں نے کیا مگر آقا علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجنا اللہ پاک کی طرف سے بھی ہے (اللہ پاک کے درود بھیجنے سے مراد رحمت نازل فرمانا ہوتا ہے)۔

ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ ہم نے انھیں بلند مقام پر اٹھا لیا مگر آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو آسمانوں سے بھی کئی گنا بلند مقام پر اٹھایا گیا بلکہ لا مکان کی سیر کروائی گئی۔

نوح علیہ السلام کی کشتی اور اس میں موجود افراد غرق ہونے سے محفوظ رہے اور پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی امت عام عذاب سے محفوظ رکھی گئی۔

ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو محبوب بنایا اور مقام محبوبیت مقام خلت سے بڑھ کر ہے۔

آپ علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈا کیا گیا اور حضور علیہ الصلوۃ السلام نے ایک شخص کی جلی ہوئی کھال پر تھوک مبارک لگایا تو ایسا شفایاب کر دیا گویا کہ کبھی جلا ہی نہ تھا۔

موسی علیہ الصلوۃ والسلام ہم کلامی سے مشرف ہوئے تو آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو جاگتے ہوئے سر کی آنکھوں سے دیدار کا شرف بخشا۔

موسی علیہ الصلوۃ والسلام کو عصا کا معجزہ دیا تو روشن ہوجایا کرتا اور آقا علیہ الصلوۃ السلام نے اپنے صحابی کو کھجور کی ٹہنی عطا فرمائی تو گھر پہنچنے تک روشن رہی۔

دوسرے موقع پر دو صحابی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے لوٹتے ہیں تو ایک کی لاٹھی خود روشن ہوجاتی ہے اور جب راستے الگ الگ ہوئے تو دوسرے صحابی کی بھی لاٹھی روشن ہوجاتی ہے اور دونوں اپنے اپنے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے زیادہ حیران کن بات یہ کہ ایک صحابی کی انگلیاں ہی روشن ہو گئیں۔

موسی علیہ السلام نے پتھر سے پانی رواں فرمایا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا۔

(تلخیص مع اضافہ: مدارج النبوت/صراط الجنان وغیرھا)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے مشترکہ اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے کچھ خاص فضائل کا بیان

ہارون علیہ السلام کو عبرانی میں فصاحت و بلاغت عطا ہوئی اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو ہر زبان میں فصاحت و بلاغت عطا فرمائی گئی۔

یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر عورتوں نے انگلیاں کاٹ لیں اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فقط نام پر عرب کے مردوں نے گردنیں کٹوادیں گویا یوسف علیہ السلام کو نصف حسن دیا گیا تو آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو اس کا کل عطا کیا گیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ پر لوہا نرم ہوتا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر سخت پتھر نرم پڑجایا کرتے۔خشک تھنوں پر ہاتھ پھیرتے تو اس میں دودھ اتر آتا۔

سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولیوں کا علم دیا گیا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے جانور آکر فریادیں کیا کرتے پتھر ہاتھ میں کلمہ پڑھتے درخت جڑ سے اکھڑ کر حاضر خدمت ہو کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کی گواہی دیتے۔

سلیمان علیہ السلام کیلئے ہوا کو مسخر کیا گیا تو آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو بجلی سے بھی تیز براق عطا کیا گیا۔

جنات سلیمان علیہ السلام کے کام کرتے اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں آکر اسلام قبول کیا۔

عیسیٰ علیہ السلام اندھوں کو بینا مردوں کو زندہ کرتے اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام باہر نکلی ہوئی آنکھ کو لعاب دہن سے دوبارہ اسی جگہ رکھ دیتے تو پہلے سے زیادہ روشن ہوجاتی۔اور مردوں کو زندہ کرنا بھی کثرت سے واقع ہے جیسا کہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو مدنی منوں کو زندہ کیا اور بکری پر ہاتھ پھیرا تو کان جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

نوٹ: جب انبیاء کرام علیہم السلام کے باہمی فضائل بیان کئے جائیں تو صرف وہ فضائل بیان کریں جو قرآن مجید، احادیث مبارکہ یا اولیاء و محقق علماء سے ثابت ہوں ، اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی فضیلت بیان نہ کی جائے اور ان فضائل کو بھی اس طرح بیان نہ کیا جائے جس سے معاذاللہ کسی نبی علیہ السلام کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہو۔

(تلخیص مع اضافہ: مدارج النبوت/صراط الجنان وغیرھما)

حصول برکت کیلئے چند خصوصیات کو ذکر کرتا ہوں۔

اللہ پاک نے آقا ﷺ کی روح انور کو ساری مخلوق کی روحوں سے پہلے پیدا فرمایا۔

تمام نبیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا وعدہ لیا گیا۔

پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور بشارتیں بیان ہوئیں۔

آپ ﷺ کے نسب مبارک میں آدم علیہ السلام تک کسی سے بدکاری واقع نہیں ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہترین زمانہ بہترین قبیلہ بہترین خاندان کا انتخاب ہوا۔

آپ ﷺ کے اعضاء مبارکہ کا قرآن میں ذکر کیا گیا مثلا قلب مبارک، زبان مبارک، آنکھ مبارک، چہرہ مبارک، سینہ مبارک۔

اللہ پاک کا جاگتے میں سر کی آنکھوں سے دیدار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے بہت بڑا خاصہ ہے اور معراج شریف کی سوارای کیلئے براق کو پیدا فرمایا گیا۔

آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا سایہ نہ تھا

آقا ﷺ کہیں تشریف لے جاتے تو فرشتے آپ کی پشت مبارک کے پیچھے چلتے تھے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ فاتحہ آیۃ الکرسی اور سورۃ البقرہ کی آخری آیات کے ساتھ خاص فرمایا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت عامہ کے شرف سے ممتاز کیا گیا۔

جنگ و قتال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید فرشتوں سے کی گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے غنیمتوں کو حلال کیا گیا۔

تمام روئے زمین کو آقا ﷺ کیلئے نماز پڑھنے کی جگہ اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا گیا۔

آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو تمام انبیاء سے زیادہ معجزات عطا کیے گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

آپ صل ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ (تلخیص از مدارج النبوت)

اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارے پیارے القابات سے مخاطب فرمایا۔

اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات، آپ کے شہر آپ کے زمانے کی قسم یاد فرمائی۔

آپ ﷺ کے علاوہ کسی نبی علیہ السلام کیلئے حضرت اسرافیل علیہ السلام نہیں اترے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد اسلام لے آیا۔

قبر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے نکاح حرام قرار دیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا سلسلہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنھا سے چلا۔

قیامت کے دن ہر شخص کا نسب منقطع ہوجائے گا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب اور تعلق منقطع نہیں ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لواء الحمد عطا کیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر عطا کیا گیا۔

سب سے پہلے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں تشریف لے جائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کبری کے اعزاز سے نوازا گیا۔

آقا علیہ الصلوۃ و السلام کو مقام محمود عطا کیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور اور منبر شریف کی درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

آقا علیہ الصلوۃ و السلام کسی نمازی کو پکاریں تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں فورا حاضر ہونا واجب ہے اور اس سے اسکی نماز بھی فاسد نہیں ہوگی۔

ہر نمازی پر نماز میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو السلام علیک ایھا النبی کہ کر سلام کرنا واجب قرار دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ کا شق صدر ہوا۔

(تلخیص از مدارج النبوت)

غذائے مبارک

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص غذاؤں کا تکلف نہ فرماتے تھے اور امت پر وسعت کی خاطر اہل مدینہ کی عادت کے مطابق تناول فرماتے تھے اور جو کچھ موجود ہوتا مثلا گوشت، ترکاری، پھل اور کھجور وغیرہ اس کو نواز دیا کرتے تھے۔

ثرید

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ثرید تناول فرمایا ہے، روٹی کو توڑ کر گوشت کے شوربے میں اور کبھی گوشت کے ساتھ بھی تیار کرتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے:

عورتوں میں عائشہ رضی اللہ عنھا کی فضیلت ایسی ہے جیسے کھانوں میں ثرید کی فضیلت۔

(ابو داؤد)

ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے:

رسول ﷺ کے نزدیک تمام کھانوں میں پسندیدہ ثرید خبز اور ثرید حیس تھا۔

(ثرید خبز تو روٹی اور شوربے سے بنایا جاتا ہے اور ثرید حیس کھجور، گھی اور روٹی سے بنایا جاتا ہے)

کدو شریف

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو شریف کو تناول فرمایا اور پسند فرمایا ہے۔اگر کسی سالن میں پکا ہوتا تو پیالے کے کناروں سے تلاش فرما کر اسے تناول فرماتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کو دیکھا ہے مجھے کدو سے محبت ہوئی ہے۔

(مسلم)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : کدو اور ہر وہ چیز جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو پسند تھی اس سے محبت رکھنا مستحب ہے۔

(شرح مسلم)

لباس مبارک

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لباس شریف میں بھی تکلف کو ترک فرمایا یعنی جو پاتے زیب تن فرماتے،جو ضرورت پوری کردے اس پر اکتفا فرماتے۔اکثر چادر ہی کا لباس ہوتا۔اگر کبھی عمدہ، نفیس اور قیمتی لباس بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا تو بھیجنے والے کی دلجوئی کی نیت سے زیب تن فرماتے مگر جلد ہی بدن شریف سے اتار دیتے اور کسی کو عطا فرما دیتے۔

عمامہ شریف

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ شریف نہ اتنا وزنی و بڑا ہوتا جس سے سر مبارک پر بوجھ معلوم ہوتا اور نہ اتنا چھوٹا اور ہلکا ہوتا کہ تنگ ہو۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عمامے شریف کا نام سحاب تھا۔عمامہ شریف کے نیچے سر کو چومتی ہوئی سفید ٹوپی ہوتی تھی۔عمامہ باندھتے تو شملہ رکھتے یعنی سرا دونوں شانوں کے درمیان چھوڑتے۔

کرتہ مبارک اورتہبند شریف

نبی پاک ﷺ کے کرتے مبارک کی آستین پہنچے(جہاں عموما گھڑی باندھی جاتی ہے)

تک ہوتی، کرتے اور چادر مبارک کا دامن نصف پنڈلیوں تک ہوتا تھااور تہبند ٹخنوں سے نیچے نہ ہوتا۔ نبی پاک ﷺ کا محبوب لباس قمیص مبارک تھی، اگرچہ تہبند اور چادر شریف بھی بہ کثرت زیب تن فرماتے لیکن قمیص کا پہننا زیادہ پسندیدہ تھا۔

نوٹ: بعض چیزیں اختصار کی وجہ سے ذکر نہیں کیں۔

(ملخصا: مدارج النبوۃ)

غذائے مبارک

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک اور تر کھجور تناول فرمائی ہے۔

خربوزے کو کھجور سے نوش فرمایا اور خربوزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔

ایک روایت میں کھجور کے ساتھ ککڑی کا تذکرہ ہے۔

کھجور کو مکھن کے ساتھ تناول فرمایا۔

کبھی گوشت کا سالن اور کبھی ترکاری اسی طرح کبھی کھجور اور جو کی روٹی کو نوازا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سرکہ بھی استعمال فرماتے۔

انگور کے خوشے بھی تناول فرمائے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان غذاؤں کو مختلف اوقات میں نوازا کرتے تھے ورنہ ایسے بھی ایام کاشانہ نبوت میں گزرے جن میں چولہا نہ جلا کرتا۔

کھانے کا مسنون طریقہ

آپ ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ تین انگلیوں سے یعنی انگوٹھا، کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے کھانا تناول فرماتے تھے، انگلیوں کا چاٹ لیا کرتے، ٹیک لگا کر نہ کھاتے، اپنی جانب سے تناول فرماتے۔

نوٹ:مزید سنتیں اور آداب پڑھنے کے لئے فیضان سنت کے باب آداب طعام کا مطالعہ کیجئے۔

پینے کی چیزیں اورانداز

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈا اور میٹھا پانی پسند فرماتے تھے۔

شہد میں پانی ملا کر نوش فرمایا۔

دودھ نوش فرماتے اور پسند فرماتے۔

کبھی خالص دودھ نوش فرماتے اور کبھی ٹھنڈا پانی ملا لیتے۔

مسنون طریقہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر تین سانسوں میں پیتے، آب زم زم اور وضو کا بچا ہوا کھڑے ہو کر پیتے تھے، ہر سانس میں منہ مبارک سے پیالہ جدا فرما لیتے اور پیالے میں پھونکنے سے منع فرماتے، دہن شریف کے قریب لاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب جدا فرماتے تو الحمد للہ پڑھتے تھے، اس حوالے سے اور روایتیں بھی ہیں۔

(ملخصا: مدارج النبوۃ)

نوٹ: میری دیگر تحریرات پڑھنے کے لئے ان لنکس پر جائیں

/https://archive.org/details/2_20200421
https://archive.org/details/20200316_20200316_0458_
https://archive.org/details/20200316_20200316_0452_
https://archive.org/details/20200318_20200318_0604_
https://archive.org/details/20200403_20200403_1807_
https://archive.org/details/20200410_20200410_0655